سوال

(227) نقد و ادھار کی قیمت میں فرق، شرعاً حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صورت بازار میں یہ بھی رائج ہے کہ اگر نقد ادائیگی ہوگی تو ریٹ یہ ہوگا اگر ادھار لو گے تو اتنے دام زیادہ ہوں گے، کیا نقد و ادھار کی قیمت میں فرق کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی لحاظ سے نقد اور ادھار کی صورت میں کسی چیز کی قیمت کو کم وبیش کرنا جائز ہے بشرطیکہ مجلس عقد میں چیز کی مقدار اور ادا قیمت کی معیاد مقرر کرلی جائے، اگرچہ ادھار دینے کی صورت میں مختلف مدتوں کے مقابلہ میں مختلف قیمتیں مقرر کرلی جائیں، لیکن عاقدین کے درمیان عقد بیع کے وقت مختلف مدتوں اور قیمتوں کے درمیان کسی ایک مدت اور قیمت کا تعین ہونا ضروری ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے ائمہ اربعہ، جمہور فقہا اور محدثین کا مسلک بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ خرید وفروخت کے عمومی دلائل کے پیش نظر ادھار بیع میں نقد کی نسبت قیمت زیادہ وصول کرنا جائز ہے بشرطیکہ خریدار اور فروخت کار ادھار یا نقد کا قطعی فیصلہ کرکے کسی ایک قیمت پر متفق ہوجائیں۔ [نیل الاوطار: ۵/۱۷۲]

اس بنا پر اگر کہے کہ میں یہ چیز نقد اتنے میں اور ادھار اتنے میں فروخت کرتا ہوں اس کے بعد کسی ایک بھاؤ پر اتفاق کئے بغیر دونوں جدا ہوجائیں تو جہالت ثمن کی وجہ سے یہ بیع ناجائز ہوگی لیکن اگر عاقدین مجلس عقد میں ہی کسی ایک شق اور کسی ثمن پر اتفاق کرلیں تو بیع جائز ہوگی۔ چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بعض اہل علم نے ''بیعتین فی بیعۃ'' کی تشریح بایں الفاظ کی ہے کہ فروخت کار خریدار سے کہے کہ میں یہ کپڑا تجھے نقد دس اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں، پھر اگر ان دونوں میں سے کسی ایک پر اتفاق ہونے کے بعد جدائی ہوئی تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ معاملہ ایک طے ہوگیا۔ [ترمذی، البیوع: ۱۲۳۱]

نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق کرنے کے متعلق ہمارا مفصل فتویٰ اہل حدیث مجریہ، جون ۲۰۰۲ شمارہ ۲۲ میں شائع ہوچکا ہے۔

نوٹ: ہمارے ہاں بعض علما ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافے کو ناجائز کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ قیمت میں یہ اضافہ مدت کے عوض میں ہے اور جو اضافہ مدت کے عوض میں ہو وہ سود ہے جسے شریعت نے حرام کیا ہے لیکن یہ اضافہ مدت کا عوض نہیں بلکہ مدت کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اس ادھار کی قیمت میں کچھ قیمت تو بیع کی ہو اور کچھ قیمت اس مدت کی ہو جو عاقدین نے قیمت کی ادائیگی کے لئے طے کی ہے بلکہ بعض مخصوص معاشرتی حالات کے پیش نظر ادھار میں جو سہولت میسر آتی ہے اس کی وجہ سے کچھ اضافہ ہوا ہے۔ آسانی کے پیش نظر یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ یہاں پر قیمت میں اضافہ ادھار کی وجہ سے ہے، ادھار کے عوض میں نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارے فتویٰ کا مطالعہ کیجئے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:252